

ہمارے سماجی بس منظر میں اُس رپورٹ کا متعلقہ خاتون کی خانگی، معاشرتی یا پیشہ وارانہ زندگی پر کسی قسم کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

6 اس طرح کی شکایات عام ہیں کہ کئی خبریں پوری طرح سے تحقیق کئے بغیر چھاپ دی جاتی ہیں یا نشر کی جاتی ہیں اس غیر ذمہ دار اندرونیہ کے بسا اوقات انتہائی سنگین نتائج مرتب ہوتے ہیں لیکن میڈیا کے ادارے ذمہ دار لوگوں کا کسی طرح کا احتساب نہیں کرتے۔ اسی طرح خبر بریک کرنے کی دوڑ میں بعض اوقات قارئین اور سامعین کے صحیح اور تصدیق شدہ معلومات تک رسائی کے حق کو پامال کیا جاتا ہے

7 صحافی حضرات ملک کے منتخب نمائندوں پر تنقید کرتے ہوئے اکثر انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور صاف ذہن کے ساتھ حقائق جمع کرنے کی بجائے پہلے سے ذہن میں موجود قہضبات کو پیش نظر رکھ کر رپورٹ کرتے ہیں اس طرح کی ناجائز یا غیر متوازن تنقید جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کا سبب بنتی ہے ایسا کرتے ہوئے صحافی حضرات بھول جاتے ہیں کہ میڈیا کی اپنی آزادی جمہوری اداروں کی مضبوطی سے وابستہ ہے

8 صحافیوں میں موجود کچھ کالی بھیڑوں کی وجہ سے ساری صحافی برادری بدنام ہو رہی ہے یہ انہی کالی بھیڑوں کی وجہ سے ہے کہ بہت سارے لوگ صحافیوں کو بلیک میلز کہہ کر مخاطب کرتے ہیں لافانوں کے لین دین کی باتیں ہوتی ہیں اور بینک صحافیوں کو کرڈٹ کارڈ یا قرضہ دینے میں متعامل ہوتے ہیں صحافیوں کی تنظیموں کو اپنے شعبہ کے اجتماعی مفاد میں اور لوگوں کے معلومات تک رسائی کے تحفظ کے لئے ان کالی بھیڑوں کے خلاف موثر کارروائی کرنی چاہیے

جون 2010 میں گریٹر پاکستان میں ہونے والے فسادات میں ایک پاکستانی نوجوان شہید ہو گیا چند روز کے بعد اس کے جسد کو واپس لایا جانا تھا اس عرصہ میں صحافی حضرات خاص طور پر پی وی چینلوں کے رپورٹرس مسلسل اُس شہید نوجوان کے گھر کے اندر گھس رہے اور اسکی ماں اور بہن جو کہ انتہائی سوگ کی حالت میں تھیں سے اُلٹے سیدھے سوالات پوچھتے رہے کیا ایسی حالت میں سوگوار اہل خانہ کو پی وی پر دکھانا مناسب رویہ ہے؟ کیا یہ پرائیویسی (Privacy) کے تقاضوں کے خلاف نہیں ہے؟

9 کئی صحافی اپنی رپورٹس میں دانستہ یا غیر دانستہ طور پر بسا اوقات ایسا تاثر دیتے ہیں کہ جیسے دہشت گردی میں ملوث لوگ ہیرو ہیں یا یہ کہ وہ کسی اعلیٰ مقصد کے لئے قتل و غارت میں ملوث ہیں ایسا کرتے ہوئے وہ بھول جاتے ہیں کہ بچوں اور عورتوں سمیت معصوم لوگوں کے قاتلوں سے بڑھ کر اسلام اور انسانیت کا دشمن کوئی نہیں ہو سکتا اور پھر یہ کہ ان دہشت گردوں نے پاکستان کی فوجی تنصیبات سمیت ہماری بہت ساری قومی املاک کو نقصان پہنچایا ہے اس لئے ان دہشت گردوں کے چہروں اور نعروں سے فریب کھانے بغیر قوم کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ یہ اسلام، انسانیت اور ملک پاکستان کے واضح دشمن ہیں

دیگر مسائل:

1 سامعین اور ناظرین کے حقوق کے تحفظ اور میڈیا کے لئے ضروری قواعد و ضوابط پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے حوالے سے جیمیرا (Pakistan Electronic Media Regulatory Authority) کی ساکھ اور کارکردگی انتہائی ناقص ہے جس کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اس حوالہ سے بہت ضروری ہے کہ جیمیرا کے بورڈ میں اچھی شہرت کے حامل تجربہ کار صحافیوں اور

2010 میں آنے والے سیلاب کے دوران میڈیا کے کئی نمائندوں نے سیاستدانوں کے خلاف ناجائز تنقید کی بھرمار کر دی اس کے باوجود کہ جہاں کچھ سیاستدانوں کی کارکردگی ناقص اور قابل مذمت تھی وہاں بہت سارے سیاستدان سیلاب زدہ علاقوں میں موجود تھے اور گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے تھے تاہم مجموعی طور پر میڈیا نے یہ تاثر دیا کہ جیسے سارے سیاستدان ناکام ہو گئے۔ صحافی حضرات یہ بھول گئے کہ سیاستدانوں کے پاس فوج کی طرح بے پناہ وسائل، بیٹی کا پٹرز، ٹرانسپورٹ کی سہولت اور افرادی قوت نہیں تھی وہ اپنی بہت ساری رپورٹس میں فوج کے کام کا موازنہ سیاستدانوں کے کام سے کرتے رہے اور فوج کو حکومت سے الگ ایک علیحدہ ادارہ کے طور پر پیش کرتے رہے حالانکہ فوج حکومت کے احکامات کے تابع خدمات سرانجام دے رہی تھی

سماجی تنظیموں کے نمائندوں کو موثر نمائندگی دی جائے ایسے ضروری قواعد اور معیارات جو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ ہیں ان پر عملدرآمد کو یقینی بنوانے کے لئے جیمیرا کا کردار بہت موثر اور جاندار ہونا چاہیے

2 جیمیرا کی تنظیم نو اس طرح سے کی جانی چاہیے کہ اس کے فیصلوں پر حکومت وقت، مقتدر سرکاری اداروں اور غیر ریاستی عناصر کے ناجائز اثر و رسوخ کو کم کیا جاسکے تاکہ کسی بھی بہانے لوگوں کے جانے کے حق پر کسی قسم کی ناجائز قدغن نہ لگائی جاسکے

3 جیمیرا کے قانون کا اطلاق سرکاری ریڈیو اور ٹی وی چینلز پر بھی کیا جانا چاہیے تاکہ سرکاری اور نجی میڈیا کے لئے برابر کے قواعد و ضوابط اور معیارات پر یقینی عملدرآمد ہو سکے

4 حکومت کو میڈیا سے متعلق ہر قسم کی فیصلہ سازی کے سارے عمل کو مکمل طور پر شفاف بنانا چاہیے وزارت اطلاعات کے پاس کسی قسم کا کوئی سیکرٹ فنڈ نہیں ہونا چاہیے مزید برآں، کسی بھی حکومت کو لوگوں کے ٹیکسوں کے ذریعے اکٹھے کئے گئے وسائل کو استعمال کر کے اپنے من پسند صحافیوں اور میڈیا کے اداروں کو نوازے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا اس لئے ایک شفاف نظام اور حکومت کے موثر احتساب کے لئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

5 صحافیوں کو سرکاری اداروں سے معلومات حاصل کر کے لوگوں تک پہنچانے میں مشکلات پیش آتی ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انگریز کا بنایا ہوا آڈیشنل سیکرٹ ایکٹ 1923 ابھی تک موجود ہے اور اسکو ختم نہیں کیا گیا ہے مزید یہ کہ حکومت نے ابھی تک معلومات تک رسائی کے لئے کوئی اچھا قانون نہیں بنایا ہے لہذا مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو فی الفور معلومات تک رسائی کے حق کے لئے موثر قانون سازی کرنی چاہیے اور آڈیشنل سیکرٹ ایکٹ 1923 کو فی الفور ختم کرنا چاہیے

تجاویز:

1 میڈیا کے اداروں کو پیشہ وراڈ بیٹروں کی تعیناتی کر کے ان کو آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع دینا چاہیے تاکہ وہ میڈیا سے متعلق تسلیم شدہ اور بہترین اقدار اور معیارات کے مطابق اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے سکیں

2 میڈیا کے اداروں کو اپنی پالیسیوں، اقدار، اشتہارات، سٹاف، سرکوشن، کوالٹی کنٹرول، ٹیکسوں کی ادائیگی، سالانہ رپورٹس، آڈٹ رپورٹس اور دیگر امور سے متعلق ساری معلومات از خود افشا اور شائع کرنی چاہئیں تاکہ میڈیا سے متعلق امور میں شفافیت کو یقینی بنایا جاسکے

3 میڈیا کے اداروں کو چاہیے کہ صحافیوں کو تنخواہوں کی مناسب اور بروقت ادائیگی کو یقینی بنائیں اور اس حوالہ سے موجود شکایات کے موثر اور فوری ازالہ کے لئے اقدامات کریں

4 ایڈیٹروں، سینئر صحافیوں اور ٹیلی ویژن پروگراموں کے میزبانوں کو اپنے اٹائے ہر سال لوگوں کی معلومات کے لئے شائع کرنے چاہئیں اس سے میڈیا کے اداروں میں کرپشن کے مواقع یا امکانات کو کم کرنے میں مدد ملے گی

5 میڈیا کے اداروں اور صحافتی تنظیموں کو چاہیے کہ صحافیوں اور میڈیا سے متعلق دیگر لوگوں کی بدعنوانی، کرپشن اور غلط یا جانبدارانہ رپورٹنگ کی شکایات کے ازالہ کے لئے ایک موثر نظام وضع کریں

بعض اوقات کچھ صحافی حضرات اور میڈیا مالکان یہ دلیل دیتے ہیں کہ ہماری کارکردگی کو جانچنے اور پرکھنے کا حق صرف ہمارے قارئین، سامعین اور ناظرین کو ہے اگر وہ مطمئن نہیں ہوں گے تو ہمارا جینٹل نہیں دیکھیں گے یا ہمارا اخبار نہیں پڑھیں گے یہ دلیل مکمل طور پر صحیح نہیں ہے میڈیا کے لئے کچھ ایسے بنیادی معیارات اور قواعد ضرور وضع کئے جانے چاہئیں جن پر عملدرآمد لازمی ہو اور جن کی خلاف ورزی کی صورت میں ذمہ دار لوگوں کے خلاف موثر کارروائی کی جاسکے یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے غذائی اشیاء اور دوائیوں سے متعلق کچھ لازمی معیارات کا ہونا ضروری ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ منڈی میں ہر کسی کو ہر قسم کا مال بیچنے والوگ خود فیصلہ کر لیں گے کہ ان کی چیز خریدنی ہے اور کون سی نہیں خریدنی ہے تاہم میڈیا کے حوالہ سے لازمی معیارات اور قواعد کی خلاف ورزی کی صورت میں کارروائی کرنے کے لئے احتساب کا ایک آزاد اور غیر جانبدار ادارہ قائم کیا جانا چاہیے تاکہ ان خلاف ورزیوں کو بنیاد بنا کر ہماری آزادی تحریر و تقریر یا ہمارے جانے کے حق پر کسی قسم کی قدغن نہ لگائی جائے

6 میڈیا کے اداروں اور تنظیموں کو چاہیے کہ تحقیقاتی رپورٹنگ کے فروغ کے لئے ضروری وسائل مختص کریں اور اس سلسلہ میں صحافیوں کے لئے ضروری تربیت اور حوصلہ افزائی کا اہتمام کریں

7 میڈیا کے اداروں اور تنظیموں کو مل کر صرف ایک جامع ضابطہ اخلاق وضع کرنا چاہیے بلکہ اس ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزیوں کی صورت میں میڈیا سے متعلقہ افراد کے احتساب اور متاثر افراد یا اداروں کی شہرت، ساکھ یا کاروبار کو بچھیننے والے نقصان کے ازالہ کے لئے ایک موثر نظام قائم کرنا چاہیے

8 اخبارات اور جریدوں کی قیمتیں کم کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جانے چاہئیں تاکہ عام لوگ بھی اخبارات اور جریدے سے مستفید ہو سکیں حکومت کو بھی اس سلسلہ میں میڈیا کے اداروں کی مدد کرنی چاہیے

9 میڈیا کے اداروں کو چاہیے کہ یونیورسٹیوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے ساتھ اشتراک کر کے صحافیوں کی بہترین تعلیم اور تربیت کا اہتمام کریں تاکہ صحافت کا معیار بہتر بنایا جاسکے

10 امن و امان کی خراب صورتحال کے پیش نظر میڈیا کے اداروں کو چاہیے کہ صحافیوں کو ضروری حفاظتی آلات فراہم کریں اور ان کے لئے مناسب انٹرنس پالیسیوں کا اہتمام کریں

11 جیمیرا کی تنظیم نو کی جانی چاہیے تاکہ اس کے بورڈ میں نامور اور اچھی شہرت کے حامل صحافیوں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کو شامل کر کے اس کو ایک موثر، معتبر، آزاد اور غیر جانبدار ادارہ بنایا جاسکے

12 میڈیا کے اداروں کو جیمیرا کے ساتھ مل کر میڈیا رپورٹنگ سے متعلق کچھ ایسے لازمی معیارات اور اقدار پر اتفاق رائے پیدا کرنا چاہیے جن کو قانونی طور پر موثر انداز میں نافذ کروایا جاسکے

13 جیمیرا کے قانون کا اطلاق ریڈیو اور ٹی وی کے سرکاری اداروں پر بھی کیا جانا چاہیے تاکہ میڈیا کے سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کے درمیان کسی قسم کا امتیاز نہ رکھا جاسکے

14 حکومت کو چاہیے کہ ایسے تمام سیکرٹ فنڈز کو فی الفور ختم کرے جو کہ صحافیوں اور میڈیا کے اداروں کی ہمدردیاں یا وفاداریاں خریدنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں

15 حکومت کو چاہیے کہ سرکاری رازوں سے متعلق 1923 کے فرسودہ اور عوامی مفادات سے متصادم قانون کو فی الفور ختم کرے مزید یہ کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو لوگوں کے معلومات تک رسائی کے حق کو یقینی بنانے کے لئے موثر اور جامع قانون سازی کرنی چاہیے

اختتامیہ:

اس تصنیف میں ایک مخلصانہ کوشش کی گئی ہے کہ مفاد عامہ میں میڈیا سے متعلق مسائل کی نشاندہی کی جائے تاکہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے متعلقہ ادارے اور تنظیمیں عملی اقدامات کر سکیں سی پی ڈی آئی اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ میڈیا کے ادارے اور تنظیمیں ان مسائل کو از خود حل کرنے کی قابلیت اور صلاحیت رکھتے ہیں لہذا ان کے کام میں کسی قسم کی حکومتی دخل اندازی نہیں ہونی چاہیے۔ مزید برآں اگرچہ اس تحریر میں زیادہ توجہ میڈیا سے متعلق مسائل اور کمزوریوں کو دی گئی ہے اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے کہ میڈیا کا مجموعی کردار مثبت ہے جس کی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ میں لوگوں کی معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے حکومتی امور کے متعلق بہت ساری کمزوریوں کی نشاندہی ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں کافی ساری خرابیوں کو دور کرنے میں مدد ملی ہے میڈیا کا کردار اور زیادہ موثر، باہمی اور قابل ستائش ہو سکتا ہے اگر میڈیا کے ادارے اس تصنیف میں اٹھائے گئے مسائل اور کمزوریوں کو جلد از جلد حل کرنے کے لئے عملی اقدامات کر سکیں سی پی ڈی آئی اس تصنیف کے حوالہ سے غلطیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی پر قارئین کی شکر گزار ہوگی



Centre for Peace and Development Initiatives

t: +92 51 210 82 87, 211 23 15, 431 94 30

f: +92 51 210 15 94 e: info@cpdi-pakistan.org

A company setup under section 42 of the Companies Ordinance, 1984

www.cpdi-pakistan.org

Printing of this brochure is supported by Friedrich Naumann STIFTUNG FÜR DIE FREIHEIT www.southasia.fnst.org



Centre for Peace and Development Initiatives



آزاد اور ذمہ دار میڈیا:

قارئین، ناظرین اور سامعین کی شکایات کیا ہیں؟ ان شکایات کا ازالہ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

اُن بہادر صحافیوں کے نام کہ جنہوں نے آزاد اور معیاری صحافت اور لوگوں کے معلومات تک رسائی کے حق کے لئے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا یا جنہوں نے ریاستی اور غیر ریاستی اداروں کے ظلم اور تشدد کا سامنا کیا لیکن کلمہ حق لکھتے اور کہتے رہے تاکہ لوگوں کے حقوق اور آزادیوں کا تحفظ ہو سکے

پاکستان میں میڈیا کی آزادی کے لئے صحافی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور جمہوریت پسند شہریوں نے ایک لمبی جدوجہد کی ہے اس جدوجہد کے نتیجے میں بالآخر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ایک قومی اتفاق رائے پیدا ہو گیا ہے جس کے تحت کسی بھی حکومت کے لیے یہ ممکن نہیں رہا کہ وہ میڈیا کی آزادی کو سلب کر سکے اب میڈیا کے ادارے اس آزادی کا بھرپور استعمال کر رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں بہت سارے ایسے مسائل کی نشاندہی کی جا رہی ہے جن کو میڈیا پر پابندیوں کے دور میں سامنے لانا مشکل ہوتا تھا۔ میڈیا کی آزادی کی وجہ سے مختلف طبقات فکر کو کھل کر اپنی آراء کے اظہار کا موقع ملتا ہے جسکی وجہ سے پاکستان کے لوگوں کو بہت سارے عوامی اہمیت کے معاملات کو کئی زاویوں سے سمجھنے اور جانچنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس طرح کی آزادی اظہار جو کہ صرف آزاد میڈیا کی وجہ سے ممکن ہو سکتی ہے جمہوری معاشروں کو برقرار رکھنے اور آگے بڑھانے میں بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے اسی وجہ سے میڈیا کو جدید ریاست کا چوتھا ستون قرار دیا جاتا ہے۔

لیکن جہاں میڈیا کی آزادی اہم ہے وہاں اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ میڈیا اپنا کام انتہائی ذمہ دارانہ اور احسن طریقہ سے انجام دے حال ہی میں جہاں میڈیا کی کارکردگی کو بہت سراہا گیا ہے وہاں اس ضمن میں بہت سارے تنقیدی سوالات بھی اٹھائے گئے ہیں اور کئی حلقوں کا یہ کہنا ہے کہ میڈیا کا کردار کئی حوالوں سے منفی اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔ اس پس منظر میں صحافی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور جمہوریت پسند شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ میڈیا کی آزادی کے تحفظ کے ساتھ ساتھ میڈیا کے کردار کو ذمہ دارانہ اور شہت بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

میڈیا کی آزادی کا مطلب صرف صحافیوں کی لکھنے یا بولنے کی آزادی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ایک ایسی آزادی ہے کہ جس کے تحت لوگوں کو صحیح معلومات تک بروقت رسائی مل سکے اور اُن کے اظہار رائے کے حق کا تحفظ ہو سکے لیکن اگر میڈیا خود غلط معلومات فراہم کرنے لگ جائے یا منفی اور

جانبدارانہ رویہ اختیار کرے یا اگر میڈیا کے اداروں کے کام کے طریقوں میں ایسی خرابیاں موجود ہوں جو صحافیوں کو آزادانہ اور دیا نتدارانہ طریقہ سے کام کرنے میں مانع ہوں تو اس سے میڈیا کی آزادی کا تصور منسوخ ہونے لگتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس طرح کے طریقے وضع کئے جائیں جس کے تحت میڈیا کے ذمہ دارانہ کردار کو یقینی بنایا جاسکے

میڈیا کے ادارے اور اُن سے متعلقہ شکایات:

میڈیا کے اداروں میں اخبارات، جرائد، ایف ایم ریڈیو اور ٹی وی چینلز شامل ہیں ان سے متعلقہ کچھ شکایات جن کا تذکرہ کئی صحافی اور میڈیا پر نظر رکھنے والے تجزیہ نگار کرتے ہیں درج ذیل ہیں:

- بہت سارے اخبارات اور رساںک میں مالک ہی ایڈیٹر ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ اخبارات اور رساںک صحافی اقدار اور معیارات کو سامنے رکھنے کی بجائے مالکان کے کاروباری اور سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
- اخبارات، جرائد اور ٹی وی چینلز اپنے اداروں سے متعلق پالیسیوں کو بالعموم مشتہر نہیں کرتے اور نہ ہی اُن پالیسیوں پر عملدرآمد کرتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا ہر اچھے ادارہ کی خوبی ہوتی ہے مثال کے طور پر اس طرح کی پالیسیوں میں وضاحت سے اس بات کا تعین ہونا چاہیے کہ اخبار کی ادارتی پالیسی کیا ہوگی، صحافیوں کو ملازمت دینے یا انہیں ملازمت سے فارغ کرنے کے لئے کیا طریقہ کار ہوگا، صحافت سے متعلقہ اقدار اور معیارات کو برقرار رکھنے کے لیے کیا کوشش کی جائے گی اور اگر ناظرین یا قارئین کو کسی طرح کی شکایت ہو تو شکایت کرنے اور اس پر موثر کارروائی کرنے کا طریقہ کار کیا ہوگا۔

جہاں میڈیا کے زیادہ تر اداروں سے منسلک صحافی حضرات کی تنخواہیں بہت کم ہیں اور ان کم تنخواہوں کی ادائیگی بھی کئی دفعہ بروقت نہیں کی جاتی وہاں کچھ صحافی اور ٹی وی پروگراموں کے میزبانوں کو بہت زیادہ تنخواہیں دی جاتی ہیں ان میں سے کچھ صحافی اور میزبان اپنی زیادہ تنخواہوں، مراعات اور مالکان کے کاروباری مفادات کے پیش نظر اپنی رپورٹس اور پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ مصالحدار بنا کر پیش کرتے ہیں اور اس عمل میں صحافت کی بنیادی اقدار سے روگردانی کرتے ہیں یہ اپنی رپورٹس کو ڈرامائی انداز میں پیش کرتے ہیں کئی سیاسی مسائل کو بوجھا چڑھا کر رپورٹ کرتے ہیں اور اس طرح سیاسی خلفشار کو ہوا دیتے ہیں غلط یا غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کئی دفعہ غیر ضروری طور پر اداروں کے درمیان تناؤ پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے اگر کوئی سیاستدان یا دوسرا فریق ماحول میں تناؤ کم کرنے کے لئے اچھا بیان دے تو کچھ صحافی اور میزبان مایوس نظر آنے لگتے ہیں اور اگر کوئی سخت بیان دے تو یہ اس پر گھنٹوں بات کر کے سیاسی ماحول کو خراب کرتے ہیں۔ اس منفی طرز عمل کے پیچھے بنیادی محرک ان کے ذاتی مقاصد یا اُن کے میڈیا مالکان کے کاروباری مفادات ہو تے ہیں جب کہ بظاہر تاثر پیدا جاتا ہے کہ وہ یہ سارا کچھ عام لوگوں کے مفاد میں کر رہے ہیں اگر ان کو عام لوگوں کا مفاد واقعی عزیز ہوتا تو ان کے زیادہ تر پروگرام تعلیم، صحت، روزگار، غربت، زراعت، اور خواتین سے متعلق مسائل پر ہوتے اور یہ پیچیدہ انداز میں مسائل کو اجاگر کرتے۔

کئی اخبارات، جرائد اور ٹی وی چینلز اپنے زیادہ تر رپورٹرز کو یا دوسرے سے تنخواہ نہیں دیتے یا تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں اور ان کی ادائیگی بھی بروقت نہیں کی جاتی، اس کے نتیجے میں، بہت سارے ایسے لوگ ان اخبارات، جرائد یا ٹی وی چینلز سے وابستہ ہو گئے ہیں جن کی شہرت اچھی نہیں ہے اور وہ صحافت کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی متعلقہ اخبارات، جرائد اور ٹی وی چینلز کی انتظامیہ شکایات کی صورت میں اُن کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرتی ہے۔

4.

اس طرح کی شکایات عام ہیں کہ میڈیا کے کئی ادارے ٹیکسوں اور دیگر واجبات کی ادائیگی نہیں کرتے اور اس سلسلہ میں ناجائز طور پر اپنے اداروں کے اثردرسموخ کو استعمال کرتے ہیں ہونا تو یہ چاہیے کہ اس حوالہ سے میڈیا کے اداروں کا طرز عمل مثالی اور شفاف ہو۔ تاکہ کسی کو اُن پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ مل سکے۔

جولائی 2010 میں پنجاب اسمبلی نے میڈیا کے روپ پر کچھ تحفظات کے حوالہ سے ایک قرارداد منظور کی میڈیا کے زیادہ تر اداروں نے اس قرارداد کو شائع کیے بغیر اسے میڈیا ڈسٹن قرار دیا اور اس کے خلاف کئی دن تک سخت احتجاج کیا اس احتجاج کے دوران کئی صحافیوں اور میزبانوں نے انتہائی سخت، تشکیک آمیز اور غیر معیاری زبان کا استعمال کیا بعد میں پتہ چلا کہ قرارداد کے متن میں کوئی قابل اعتراض بات نہ تھی لیکن قرارداد سے متعلق پنجاب اسمبلی کے اندر کی گئی سیاستدانوں کی کچھ تقاریر پر صحافیوں کو اعتراض تھا ایک عام شہری کے نقطہ نظر سے صحافیوں اور میزبانوں کی جانب سے تشکیک آمیز زبان کا استعمال نامناسب تھا مزید یہ کہ قرارداد کے متن کو نہ چھاپنا لوگوں کے جاننے کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف تھا

5.

میڈیا کے کئی ادارے ایسے بھی ہیں جن کے اخبارات بہت ہی محدود تعداد میں چھپتے ہیں اور ان کے اخبارات یا جرائد کے قارئین نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن یہ ادارے حکومتی اداروں سے بے پناہ مراعات اور اشتہارات حاصل کرتے ہیں میڈیا سے متعلق ہر کسی کو ان اداروں کا اچھی طرح علم ہے میڈیا سے متعلقہ تنظیموں کو چاہیے تھا کہ خود سے اس طرح کی کالی بھٹیروں کی نشاندہی کرتیں اور کوئی اس طرح کا خود احتسابی کا نظام قائم کرتیں جس کے تحت ان کا محاسبہ ہو سکتا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ میڈیا کے اداروں کے بچاؤ کے لیے طے ہے کہ وہ ایک دوسرے کی غلطیوں، کوتاہیوں اور بدعنوانیوں کی کسی صورت نشاندہی نہیں کریں گے یہ طریقہ لوگوں کو حق معلومات سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

6.

میڈیا کے اداروں کے بارے میں اس طرح کی شکایات بھی عام ہیں کہ وہ ادارے جو ان کو اشتہارات فراہم کرتے ہیں یہ ان کے خلاف موجود عوامی شکایات کے حوالہ سے خبریں شائع یا نشر کرنے میں لیت وعل سے کام لیتے ہیں میڈیا کے اداروں کو شفاف پالیسیاں اختیار کر کے اس طرح کی شکایات کا موثر تدارک کرنا چاہیے

7.

میڈیا کے ادارے اپنی سالانہ رپورٹیں یا تو چھاپتے ہی نہیں ہیں یا پھر ان کو عام نہیں کرتے۔ حالانکہ اس طرح کی رپورٹیں تمام سرکاری اور اہم نجی اداروں اور خاص طور پر میڈیا کے اداروں کو چھاپنی چاہئیں تاکہ ان کی کارکردگی شفاف اور جامع انداز میں لوگوں کے سامنے آسکے۔ میڈیا کے اداروں کے مالی امور سے متعلق آڈٹ رپورٹس ان سالانہ رپورٹس کا حصہ ہونی چاہئیں تاکہ ناظرین وقارئین یہ جان سکیں کہ وہ ادارے جو لوگوں کے مفاد میں کام کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور بے پناہ اثردرسموخ رکھتے ہیں اُن کے ذرائع آمدنی کیا ہیں وہ کتنا ٹیکس ادا کرتے ہیں اور کتنا منافع کماتے ہیں

8.

میڈیا کے ادارے اپنے انتظام، پالیسیوں، مالی امور، سٹاف، دفاتر اور انتظامیہ سے متعلق زیادہ تر معلومات ویب سائٹس پر نہیں رکھتے۔ جسکی وجہ سے میڈیا کے بارے میں کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا دشوار ہے اسکی وجہ سے بسا اوقات کچھ لوگ اپنے آپ کو صحافی بنا کر پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا کسی اخبار یا میڈیا کے ادارہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

9.

صحافی تنظیمیں عموماً اپنے صحافیوں کا ہر صورت میں تحفظ کرتی ہے اور صحافیوں کی خامیوں یا کمزوریوں کو تسلیم کرنے میں لیت وعل سے کام لیتی ہیں حالانکہ ان تنظیموں کے موثر ضابطہ اخلاق ہونے چاہئیں اور ان کی خلاف ورزی پر ایک موثر اور شفاف طریقہ کار کے تحت کارروائی ہونی چاہیے

10.

میڈیا کے ادارے اور صحافی تنظیمیں ابھی تک ایک موثر اور جامع ضابطہ اخلاق بنانے میں اور اس پر عمل درآمد کرانے میں ناکام رہی ہیں جس کی وجہ سے خود احتسابی کا عمل انتہائی کمزور ہے۔ مزید برآں، قارئین اور ناظرین کے پاس کوئی ایسا موثر طریقہ کار موجود نہیں ہے جس کے تحت وہ اپنی جائز شکایات کا ازالہ کرا سکیں۔

11.

پاکستان میں اخبارات اور جراند کی قیمتیں خطے کے دیگر ممالک کی نسبت کافی زیادہ ہیں مزید یہ کہ قارئین کا خیال کئے بغیر کئی اخبارات کئی دفعہ اپنے پہلے اور اہم صفحات اشتہارات سے بھر دیتے ہیں اور اسی طرح بہت کم جگہ خبروں کے لئے باقی بچتی ہے اس طرح ٹی وی چینلز پر کئی پروگراموں میں اشتہارات کی بھرمار ہے اور اس حوالہ سے کسی قانونی معیار یا ضابطہ اخلاق کو خاطر میں نہیں لایا جاتا اس طرز عمل سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کے اخبارات اور ٹی وی چینلز کا بنیادی مقصد پیسہ کمانا ہے شہریوں کے معلومات تک رسائی یا اظہار رائے کے حق کو یقینی بنانا نہیں اگرچہ ان حوالوں سے اکثر بلند و بانگ دعوے کئے جاتے ہیں۔

12.

میڈیا کے ادارے اپنے ساتھ کام کرنے والے صحافیوں کی تربیت پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ ان کو چاہیے تھا کہ یا تو اپنے تربیت کے ادارے قائم کرتے یا پھر یونیورسٹیوں کے میڈیا سے متعلق شعبہ جات کے ساتھ اشتراک کر کے نوجوان صحافیوں کے لئے بہترین تربیت کا اہتمام کرتے۔

ہمارا میڈیا تقریباً 11 سال تک ہمیں یہ بتاتا رہا کہ جنرل ضیاء الدین بٹ جن کو عوام کے منتخب کردہ وزیراعظم نے جائز طریقہ سے چیف آف آرمی سٹاف تعینات کیا تھا ایک جوئیئر جنرل تھے اور یہ کہ اُن کو فوج کی کسی کورکمانڈ کرنے کا تجربہ نہیں تھا اس بات کو بنیاد بنا کر ایک لمبے عرصہ تک یہ کہا جاتا رہا کہ جنرل مشرف کی سول حکومت کے خلاف بغاوت کا جواز موجود تھا 2010 میں یہ پتہ چلا کہ جنرل ضیاء الدین وزیراعظم کے حکم پر خاست کردہ جنرل مشرف کے بعد فوج کے سینیئر ترین جرنیل تھے اور یہ کہ ان کو گورنوالہ کورکمانڈ کرنے کا تجربہ بھی حاصل تھا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیا وجوہات ہیں کہ میڈیا کے اتنے سارے ادارے مشرف اور اس کے شریک جرم ساتھی جرنیلوں کے اس جھوٹ کو بروقت عوام کے سامنے نہ لاسکے بلکہ بیچ تو یہ ہے کہ کچھ نامی گرامی صحافی جنرل ضیاء الدین بٹ سے متعلق اس طرح کے جھوٹوں کو پھیلانے میں پیش پیش رہے

کئی اخبارات اور جرائد اس طرح کے اشتہارات شائع کرنے میں کسی قسم کی پچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ جن میں پیش کی گئی معلومات باوجود واضح طور پر مشکوک ہوتے ہیں

گزشتہ کچھ عرصہ میں بہت سارے صحافی اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیتے ہوئے شہید ہوئے ہیں یا ان کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے لیکن میڈیا کے ادارے اپنے صحافیوں اور ان کے اہل و عیال کے تحفظ کے لئے مناسب قسم کی انشورنس کی سکیمیں متعارف نہیں کرا سکے

دہشت گردی کے پس منظر میں صحافیوں کو اس طرح کے حفاظتی آلات مہیا کئے جانے چاہئیں جن کو استعمال میں لا کر وہ اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں بہتر طریقہ سے انجام دے سکیں لیکن میڈیا کے ادارے اس پر بھی پوری طرح سے توجہ دینے میں ناکام رہے ہیں۔

چونکہ ٹی وی چینلز کے میزبان اپنے پروگراموں کے ذریعہ عوامی رائے عامہ اور حکومتی پالیسیوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے لوگوں کا یہ حق ہے کہ ان کو ان میزبانوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ صحیح معلومات میسر ہوں مثال کے طور پر لوگوں کو ان میزبانوں کی تعلیمی کارکردگی اور سابقہ ملازمتوں کے بارے میں جاننے کا حق ہونا چاہیے لوگوں کو یہ معلومات بھی دی جانی چاہئیں کہ ان میزبانوں کی تنخواہیں اور مراعات کتنی ہیں اور ان کی آمدنی کے دیگر ذرائع کیا ہیں اور یہ صحافت کے شعبہ سے منسلک ہونے کے بعد ان کے خاندانوں کی جائیداد میں کیا تبدیلی آئی ہے ان میزبانوں کو پابند کیا جانا چاہیے کہ وہ سالانہ بنیاد پر اپنی جائیداد کی معلومات شائع کریں اور یہ بتائیں کہ انہوں نے مختلف ذرائع سے صحافت کے شعبہ سے منسلک ہونے کے بعد کتنے پلاٹ حاصل کئے ہیں اور کتنے غیر ملکی دورے کئے ہیں اصولی بات یہ ہے کہ جتنا کوئی بارسموخ ہے اتنے ہی اس کے معاملات شفاف ہونے چاہئیں خاص طور پر جب ایسے لوگ رائے عامہ اور حکومتی فیصلہ سازی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت اور مواقع رکھتے ہوں

رپورٹنگ سے متعلقہ مسائل:

اخبارات، جرائد یا ٹی وی چینلز کے ذریعہ جو رپورٹس شائع یا نشر کی جاتی ہیں اُن میں بعض اوقات معیار یا اخلاقی اقدار کا خیال نہیں رکھا جاتا اس طرح کے مسائل اردو اخبارات سے متعلق زیادہ ہیں اگرچہ کئی انگریزی اخبارات بھی خبروں کو مصالحدار گرا قارئین کے سامنے پیش کرنے میں پیچھے نہیں ہیں اس تناظر میں کچھ مسائل اور کمزوریوں کا تذکرہ کرنا ضروری ہے۔

- صحافیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خبر کو بالکل درست اور غیر جانبدارانہ انداز میں قارئین یا ناظرین کے سامنے پیش کریں لیکن کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ خبر میں صحافی حضرات اپنی آراء شامل کر دیتے ہیں۔ یا خبر کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ جس میں ان کا ذاتی تعصب نمایاں طور پر نظر آ رہا ہوتا ہے
- تحقیقاتی رپورٹس بہت کم شائع یا نشر کی جاتی ہے زیادہ تر توجہ با اثر لوگوں کے بیانات یا تبصروں پر مرکوز رہتی ہے میڈیا کے ادارے تحقیقاتی رپورٹس کے لئے صحافیوں کو ضروری وسائل اور سہولتیں بھی مہیا نہیں کرتے۔
- جو تحقیقاتی رپورٹس شائع یا نشر کی جاتی ہیں اُن میں سے کئی کے بارے میں شبہ ہوتا ہے کہ وہ متعلقہ صحافی حضرات نے مختلف ذرائع سے حقائق جمع کر کے خود تیار نہیں کیں بلکہ کچھ مخصوص افراد یا اداروں نے اپنے جائز یا ناجائز مفادات کی تکمیل کے لئے اپنے طے کردہ وقت پر من پسند صحافیوں کو چھاپنے کے لئے فراہم کی ہیں اگرچہ اس طرح کی رپورٹس کی بھی لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کے نقطہ نظر سے کچھ افادیت ہو سکتی ہے لیکن ان کے ضمن میں یہ خدشہ برقرار رہتا ہے کہ ان کی اشاعت سے کچھ عناصر اپنے مخصوص عزائم کی تکمیل چاہتے ہیں جو کہ ضروری نہیں کہ عوام کے اجتماعی مفاد میں ہوں۔
- دہشت گردی سے متعلق واقعات کی رپورٹنگ کرتے ہوئے اخلاقی حدود یا لوگوں کی پرائیویسی (Privacy) کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ بسا اوقات انسانی نعشوں اور انتہائی زخمی افراد کو دکھایا جاتا ہے حالانکہ ایسا کرنا انسانی حرمت اور حقوق کے خلاف ہے۔
- خواتین سے متعلق رپورٹنگ کرتے ہوئے اس بات کا پوری طرح خیال نہیں رکھا جاتا کہ